Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | اتوار ۲۸ صفر ۱۴۱۲ھ، ۸ تبوک ۱۳۷۰ہش، ۸ ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۰۱

خدا کے مخلص بندوں کی دعائیں کرتے رہیں

"وہ صراط جو سیدھی خدا تک پہنچا دیتی ہے وہ (اللہ کے مخلص بندوں) کی راہ ہے اور انہی کی دعائیں کرتے ہوئے ہمیں ان رستوں پر آگے بڑھنا چاہیئے اور جو جو ٹھوکریں خدا تعالیٰ نے ہم پر کھول دی ہیں اُن سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔"
(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانونِ قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں مغز رہتا ہی نہیں اور مُرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچّے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اُسے ڈرنا چاہیئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۱۶)

شیطان، جھُوٹ، ظلم، جذبات، خُون، طُولِ اَمل، ریا اور تکبّر کی طرف بُلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔ اس کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ صبر محویت، فنا فی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں، انسان ان دنوں تجاذب میں پڑا ہوا ہے۔ پھر جس کی فطرت نیک ہے اور سعادت کا مادہ اس میں رکھا ہوا ہے۔ وہ شیطان کی ہزاروں دعوتوں اور جذبات کے ہوتے ہوئے بھی اس فطرتِ رشید سعادت اور سلامت روی کے مادہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے اور خدا ہی میں اپنی راحت تسلی اور اطمینان کو پاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۷۱ا)

اللہ تعالیٰ کی محبّت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے

دعاؤں میں لگے رہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں تمہاری نسبت محبت اور رحم پیدا کرے اور تمہاری باتوں میں تاثیر دے اور تمہارے کاموں میں برکت دے اور سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرے۔ اتنی محبت پیدا کرے کہ اس کے بعد وہ تمہاری باتوں کو رد نہ کر سکے بلکہ تمہاری دعائیں قبول کرنے لگ جائے۔ یہی گر ہے تمہاری کامیابی کا۔ اس کے سوا اور کوئی گر نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگا تو وہی جو اس نے کہا ہے مگر اس کے لئے ہمیں بھی کچھ تدبیر کی ضرورت ہے اور ہماری تدبیر دعا ہے۔ دنیوی تدبیر نہ ہمارے پاس ہے نہ ہم کر سکتے ہیں۔ مگر دعا بھی ایک تدبیر ہے۔ بندے کی طرف سے تدبیر دعا ہے اور دعا کی قبولیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر ہے۔ جب یہ تدبیر اور تقدیر جمع ہو جاتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ افضل کر دیتا ہے۔ دیکھو تو۔ اس وقت (لوگوں) کے ساتھ جو خدا کا سلوک ہو رہا ہے۔ وہ صاف بتا رہا ہے کہ تقدیر الٰہی جب آتی ہے تو ساری مشکلات دور ہو جاتی ہیں پس

باقی صٓ پر

فہرست وفات یافتگان

جن کی نمازِ جنازہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۹۱ء کو اسلام آباد (لندن) میں مندرجہ ذیل وفات یافتگان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان وفات یافتگان کی بلندیٔ درجات کیلئے دُعا کریں۔

جنازہ حاضر

مکرم ملک بلاغ الدین صاحب۔ لندن

جنازہ غائب

۱۔ مکرم مولوی محمد اشرف ناصر صاحب۔ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔
۲۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب آف چک سکندر
۳۔ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب ربوہ (والدہ مکرم مبارک احمد صاحب جاوید۔ لندن)
۴۔ مکرم محمد شریف صاحب بٹ۔ کارکن شعبہ رشتہ ناطہ۔ کراچی
۵۔ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب فاضل گومولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔
۶۔ مکرم محمد حسین صاحب (سابق درویش قادیان) ربوہ
۷۔ مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ دھرم پورہ لاہور۔
۸۔ مکرم علی محمد صاحب ولد حافظ فتح محمد صاحب ڈیرہ غازی خاں۔
۹۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ریٹائرڈ نائب تحصیلدار سابق مختار عام صدر انجمن
۱۰۔ مکرمہ عائشہ زمانی صاحبہ بنت حکیم محمد زمان صاحب عباسی راولپنڈی۔
۱۱۔ مکرم محمد اشرف صاحب ولد بشیر الحق صاحب اوکاڑہ۔

باقی صٓ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت

۸ تبوک ۱۳۷۰ ہش — ۸ ستمبر ۱۹۹۱ء

میاں، بیوی، بچّے کا یونٹ

میاں بیوی اور بچّے انسانی معاشرہ کا سب سے چھوٹا یونٹ ہے اور یہی یونٹ سب سے زیادہ اہم بھی ہے اگر اس یونٹ میں خرابی ہو تو معاشرہ صحیح خطوط پر استوار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر اس چھوٹے سے یونٹ کا ایک حصّہ بھی خراب ہو جائے تو معاشرہ میں خرابی در آتی ہے اور لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثال اس کی یہ ہے کہ ایک نوجوان اس چھوٹے سے یونٹ کا حصّہ ہے گھر میں اس کی ٹھیک طرح سے تربیت نہیں ہوئی اور وہ غلط راہ پہ چل رہا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ عورتوں کے پرس چھینتا ہے گاڑیاں بھی لے اُڑتا ہے۔ ہے تو وہ اس چھوٹے سے یونٹ کا حصّہ لیکن مشکل اس نے سارے معاشرہ کو ڈال دی ہے اور پھر ایسے ہی یونٹ مل کر معاشرہ بناتے ہیں۔ گاؤں، قصبہ، شہر اور مُلک۔ پس یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ اگر میاں بیوی بچّوں کا یونٹ۔ چاہے کتنا ہی چھوٹا ہو صحیح خطوط پر استوار ہو تو سارا معاشرہ سُکھ کا سانس لے گا ورنہ خرابی بڑھے گی اور سارے معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

اس چھوٹے سے یونٹ سے آگے بڑھیں تو خاندان آتا ہے باپ کے بھائی بہن اور اُن کی اولاد اور ماں کے بھائی بہن اور ان کی اولاد۔ یہ ہے اس یونٹ کا پہلا پھیلاؤ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں نے بارہا نصیحتیں کی ہیں کہ اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کریں۔ اپنے روزمرّہ کے تعلقات میں سوچیں کہ صلہ رحمی کو کتنی اہمیت حاصل ہے کس طرح میں نے بار بار آپ کو سمجھایا ہے کہ ساسوں کو چاہیئے کہ دوسروں کی بیٹیاں جب اپنا گھر چھوڑ کر ان کے گھر میں آجاتی ہیں تو وہ ان پر رحم کیا کریں اپنی بیٹیاں سمجھا کریں۔ اور بہوؤں کو سمجھایا ہے کہ تم اپنے دوسرے گھروں میں جا کر اپنی ماں کی طرح سلوک کیا کرو۔"

حقیقت یہ ہے کہ جب تک یہ چھوٹے چھوٹے یونٹ صحیح خطوط پر زندگی بسر نہیں کریں گے معاشرہ کبھی آرام کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ میاں بیوی بچّے کے یونٹ کو راہِ راست پر رکھیں اور پھر ایک خاندان کے افراد ایک دوسرے سے بہتر سلوک کریں۔ دُنیا بھر کے معاشرے کی بہتری کا یہی طریق ہے۔

اس خادمِ دیں کو نہ بھلائے گا کوئی شخص
ڈھونڈے گا مگر اس کو نہ پائے گا کوئی شخص
بنگہ کی زمیں سوچ رہی ہے یہ ہمہ وقت
اس شہر میں اب ایسا نہ آئے گا کوئی شخص

ابوالاقبال

میرے اس کے درمیاں تو فاصلہ کوئی نہ تھا
پھر نہ جانے کیوں اسے مجھ سے گلہ کوئی نہ تھا

آہٹیں بھی منتظر تھیں منتظر تھا چاند بھی
اس نئے گھر میں ابھی آیا گیا کوئی نہ تھا

آسماں نیچے اتر آیا تھا مجھ کو دیکھ کر
اس کا اب رمز آشنا میرے سوا کوئی نہ تھا

راہ رو رفتار کے چکر میں تھے آئے ہوئے
منزلیں ہی منزلیں تھیں راستہ کوئی نہ تھا

لفظ ننگے پاؤں ننگے سر بھرے بازار میں
پھر رہے تھے اور ان کو ٹوکتا کوئی نہ تھا

عشق اپنی اوٹ میں سویا ہوا تھا چین سے
اس کا دعویٰ تھا اسے پہچانتا کوئی نہ تھا

یوں تو سب بیتاب تھے قربان ہونے کیلئے
اس کی تیغِ ناز کے قابل رہا کوئی نہ تھا

ایک ہی کشتی میں تھے بیٹھے ہوئے چھوٹے بڑے
نوحؑ کے طوفان میں چھوٹا بڑا کوئی نہ تھا

آئینہ خانوں پہ اک بحران تھا آیا ہوا
آئینہ بردار گم اور آئینہ کوئی نہ تھا

پہلے بھی کوئے ملامت سے تھی نسبت دور کی
اور اب تو شہر میں مجھ سے بُرا کوئی نہ تھا

مجھ کو اپنی بندگی کی شرم دامن گیر تھی
وہ سمجھتا تھا کہ مضطرؔ کا خدا کوئی نہ تھا

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد یونس جاوید

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کے

خطبات کے موضوعات

نوٹ: جنوری تا جون ۱۹۹۰ء کے خطبات کے موضوعات ۳۱ مارچ ۱۹۹۱ء کے پرچہ میں شائع ہو چکے ہیں

۶ جولائی

سورۃ الفرقان آیت ۷۵ میں جو دعا سکھائی گئی ہے اس کا موجودہ نسلوں کی تربیت میں اور گھروں کے ماحول کو بہتر بنانے میں ایک گہرا دخل ہے بلکہ آئندہ زمانوں کی نسلوں کو سنبھالنے کا بھی اس آیت کے مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے سے درشتی سے پیش آتے ہیں۔ بدظنی کی نظر سے دیکھتے ہیں یا لڑائی کے وقت مکروہ کلمات استعمال کرتے ہیں۔ وہ یہ دعا کیسے کر سکیں گے۔ ایسے خاندانوں کی اولاد تقویٰ کی راہ پہ کیسے چلے گی اور والدین کا ادب کیسے کرے گی۔ صاحب ایمان کی زندگی کے سانس تقویٰ کی صحت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جسے تقویٰ کی صحت نصیب نہ ہو اس کا روحانی لحاظ سے دم گھٹ جاتا ہے جو شخص طبیعت کے خلاف معاملات کے سلسلہ میں خلوصِ نیت سے اپنے اوپر جبر کر کے دعا مانگتا ہے ایسی دعا بظاہر جوش میں کمی کے باوجود زیادہ مقبول ہو گی۔ اس کے برعکس اگر آپکی دعائیں محض طبعی خواہشات کے تابع ہیں تو ایسی دعائیں رائیگاں جاتی ہیں۔ دعاؤں کو بھی تقویٰ کا لباس پہنانا پڑتا ہے۔ اس کے بغیر دعائیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں ہو سکتیں۔

۲۰ جولائی

(مطبوعہ الفضل ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسوں کے لئے اہم ہدایات:

جلسہ سالانہ اب ایک جگہ نہیں بلکہ قادیان کی روایت کے مطابق تقریباً ۲۰، ۲۵ ممالک میں منعقد کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر ایک قادیان کا جلسہ اپنے ہم شکل جلسے ۱۰۰ سے زائد ممالک میں پیدا کر دے گا۔ یو۔کے کی جماعت نے گزشتہ کئی سالوں سے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں سارے کام بڑی ذمہ داری بڑی وفا اور بڑی محبت سے سرانجام دیئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا اتنا بڑا نظام خدا کے فضل سے کارکنوں کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے چل رہا ہے۔ اعلیٰ اخلاق سے کام لیں۔ ذہانت سے مزاح پیدا کریں اور اعلیٰ اخلاق اور نظم و ضبط کا توازن برقرار رکھیں۔ وہ لوگ جو نظام کے بہانے نماز چھوڑ دیتے ہیں ان کے پاس اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ نماز باجماعت کے قیام کی طرف سارے منتظمین توجہ رکھیں۔ اچھا منتظم وہی ہے جو آنحضرتؐ کی سنت کے مطابق ہدایات دینے کے بعد آخری کنارے تک نظر رکھے اور نچلی سطح تک بھی دیکھے کہ کس طرح ہدایتیں پہنچتی ہیں اور کس طرح وہاں کام ہو رہا ہے۔ ہمارے منتظمین کو چاہیئے کہ وہ خود بھی دعا کریں اور اپنے نوجوانوں کو بھی دعا کی اہمیت بتائیں دعا کے سلیقے سکھائیں اور اس کے نیک نمونے قائم کریں اور پھر اس کے پھل کھائیں۔

۲۷ جولائی

(مطبوعہ الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

منافق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اعتقادی اور دوسرا عملی منافق۔ آنحضرتؐ نے چار قسم کے دل بیان فرمائے ہیں۔ ایک مصفّٰی اور شفّاف۔ دوسرا جس پہ غلاف چڑھا ہو۔ تیسرا اوندھا رکھا ہوا اور چوتھا جو ٹیڑھا رکھا ہوا ہو۔ پہلا دل (صاحب ایمان) کا دوسرا کافر کا۔ تیسرا منافق کا اور چوتھا اس شخص کا جس میں ایمان اور نفاق دونوں پائے جاتے ہوں۔

اس قسم کے منافقین کا ذکر کر کے مَیں جماعت کو اپنے اعمال سے متعلق نگران اور خبردار رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے حق میں خدا کے وعدے پورے ہونے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ کریں۔ اگر آنے والی حالت پہلے سے بہتر نہ ہو اور اعلیٰ حالت سے ادنیٰ کی طرف حرکت کر رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ منافقت کی یہ کیفیت قابلِ مواخذہ ہے ایسے لوگ بالآخر کافرانہ حالتوں کی طرف لوٹ جائیں گے۔ پاکستان سے آنے والے احمدیوں کو میں خصوصیت سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی کمزوریاں کو دوسروں کے لئے خطرے کا موجب نہ بنائیں۔ خدا کا خوف کریں اور اپنے اعمال کی اس طرح نگرانی کریں کہ اگر کچھ کمزوریاں ہیں تو کم سے کم اپنی ذات تک رہیں۔ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں۔ ہمیں ان معنوں میں اپنی بدیوں کو ڈھانپنا چاہیئے کہ ہمارا ڈھانپنے کا مقصد ریاکاری نہ ہو بلکہ حیاء ہو۔ اور اس حیاء کے نتیجے میں سچا استغفار پیدا ہو۔ اور روز بروز ہماری حالت اندھیروں سے نور کی طرف نکلنے والوں کی حالت ہو۔

۳ اگست

(مطبوعہ الفضل ۲۷ اگست ۱۹۹۰ء)

گزشتہ دس سال سے عالم اسلام پہ بہت سی بلائیں اور مصائب وارد ہو رہے ہیں۔ تکلیف دہ امر یہ ہے کہ عالم اسلام کا ایک حصہ دوسرے کے لئے مصیبتیں اور مشکلات پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ عالم اسلام نے اپنے باہمی اختلافات میں قرآن کریم کی تعلیم کو ملحوظ نہیں رکھا۔ میں عالم اسلام کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کی تعلیم کی طرف لوٹیں تو ان کے سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اگر عالم اسلام تقویٰ سے کام لے اور قرآنی تعلیم پہ عمل پیرا ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی غیر مسلم طاقت اسلامی معاملات میں دخل دے سکے۔ میں اپنے تمام بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تقویٰ کو پکڑیں۔ خدا کا خوف کریں اسلام کی تعلیم کی طرف واپس لوٹیں اس کے سوا کوئی پناہ نہیں۔ پس واپس خدا کی طرف آؤ۔ توبہ اور استغفار سے کام لو۔ اگر تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لو تو نہ صرف تم ایک عظیم طاقت کے طور پہ ابھرو گے بلکہ اسلام کے غلبہ نو کی ایسی تحریک چلے گی جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ جماعت احمدیہ تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے قربانیاں پیش کرتی چلی جائیگی عالم اسلام کے مصائب دور ہونے کے لئے مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔

۱۰ اگست

(مطبوعہ الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۹۰ء)

اگر خدا کی خاطر دین کو خالص کیئے بغیر انسان کوئی عبادت بجالائے، نمازیں قائم کرے، یا زکوٰۃ (تزکیہ اموال) نکالے تو وہ قبول نہیں ہو گی۔ حنیف کے معنی ہیں ایک ایسا شخص جس کی فطرت نیک اور پاکیزہ ہو۔ اس کا جھکاؤ ہمیشہ خدا کی طرف اور بھلائی کی طرف رہنے والا ہو۔ یعنی دین کو دنیا پہ مقدم رکھنے والا ہو۔ جماعت احمدیہ کو باریک نظر سے اپنی نیتوں کا حساب لیتے رہنا چاہیئے کہ وہ حنیف کے فیصلے کرتے ہیں یا جنیف کے یعنی ان کے فیصلوں میں دین کی طرفی غالب ہے یا دنیا کی۔ انجام بخیر کی دعا کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا ہمیں اس نقطہ عروج تک پہنچا دے جو ہمیں ابرار میں داخل کر دے یعنی بہتر ہی بہتر رہے اور بدی کا کوئی پہلو نہ رہے۔ اخلاص اور محبت دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اگر خدا سے محبت ہے تو پھر عبادتیں۔ نیکیاں (تزکیہ اموال) اور خدمتیں سب قبول ہونگی۔ اگر نہیں ہے تو پھر یہ ساری ظاہری چیزیں ہیں اور بے معنی اور بے حقیقت ہو جاتی ہیں۔ لوگ دنیا میں ٹھوکر اس وقت کھاتے ہیں جب دنیا، اولاد، یا عزت کی محبت خدا کی محبت پہ غالب آجاتی ہے آنے والے بے انتہا مصائب اور زلازل سے دنیا کو بچانے کے لئے ایسے لاکھوں احمدیوں کی ضرورت ہے جو اہل اللہ بن چکے ہوں۔

۱۷ اگست

(مطبوعہ الفضل ۳۰ اگست ۱۹۹۰ء)

مشرق اوسط کے حالات دن بدن خراب ہو رہے ہیں۔ اس لئے تمام دنیا کے مسلمانوں کو تشویش ہے لیکن سب سے زیادہ گہرا کرب درحقیقت جماعت احمدیہ کو ہی ہے۔ آج کے زمانے کی سیاست گندی ہو چکی ہے۔ انصاف اور تقویٰ سے عاری ہے۔ عراق کے کویت پہ قبضہ سے اچانک تمام دنیا میں ایک ہیجان برپا ہوا اور کویت کے لئے ان کی ہمدردیاں اس زور سے چمکی ہیں کہ اس زمانے میں اس کی کوئی اور مثال دکھائی نہیں دیتی۔ اس کے پیچھے اور بہت سے محرکات ہیں۔ جو ہرگز انصاف پہ مبنی نہیں۔ کشمیر میں مسلمان عوام اور غریب عورتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوزبچوں پہ جو مظالم توڑے جا رہے ہیں ان سے مغربی ممالک کی آنکھیں بند ہیں - مغربی ممالک نے اُردن کو بھی اپنے جُرم کا نشانہ بنانے کا فیصلہ کرلیا ہے اور یہ دھمکیاں دی جارہی ہیں کہ اگر تم نے عراق کی ناکہ بندی میں ہماری مدد نہ کی تو ہم تمہاری بھی ناکہ بندی کریں گے - آج مغربی دنیا ڈپلومیسی اور سیاست کے نام پہ دجل کو اپنے عروج تک پہنچا چکی ہے - خلیج کے تنازعے کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں حل کریں۔

یہ خیال کرنا کہ یہ ساری کارروائیاں سعودی عرب کو بچانے کے لئے کی جارہی ہیں پرلے درجے کی حماقت ہوگی - مجھے جو خطرہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ سعودی عرب کے بہانے عراق کو چاروں طرف سے کلیتہً نہتا کر کے اسرائیل کو عراق پہ حملہ کرنے کی اجازت دے دی جائیگی - عالم اسلام کو جب بھی نقصان پہنچا اپنوں کی ناانصافی کی وجہ سے پہنچا ہے - عراق کو چاہیئے کہ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق غیر ملکیوں کو آزاد کر دے اور غیر ملکی فوجوں کی مخالفت کرتے ہوئے عالم اسلام کا متحدہ فیصلہ تسلیم کرنے کا اعلان کرے - اگر تکبّر کی راہ سے ہماری اس عاجزانہ نصیحت کو رد کر دیا گیا تو میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ اتنے بڑے خطرات عالم اسلام کو درپیش ہونے والے ہیں کہ پھر مدتوں تک سارا عالم اسلام روتا رہے گا - عالم عرب کو میں یہ نصیحت کر رہا ہوں

اگر اسلامی ممالک نے اسلامی تعلیم کی پرواہ نہ کی تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اُن کو دنیا اور خدا کے غضب سے بچا نہیں سکے گی -

۲۴ اگست

(مطبوعہ الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۹۰ء)

مشرقِ اوسط کے علاقہ میں بے چینی کی اصل جڑ اسرائیل ہے اور مغرب کا مسلسل اسرائیل سے ترجیحی سلوک ہے - جب تک اہلِ مغرب بنیادی محرکات کو دور نہ کریں گے - مشرقِ اوسط میں ایسے واقعات ہوتے رہیں گے - اور دنیا میں امن قائم نہ ہو گا - اسلامی لیڈرشپ کو ان محرکات کو سمجھ کر دنیا کے سامنے کھولنا چاہیئے کہ عراق کی بربادی اس بیماری کا علاج نہیں بلکہ وہ بیماریاں پھر بھی باقی رہیں گی جن کے نتیجے میں باربار مشرقِ وسطیٰ کا امن برباد ہوتا ہے اس بیماری کا علاج صرف یہ ہے جو آنحضرتؐ نے ہمیں سکھایا ہے - آپ کی ایک پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج دنیا پر قابض ہو جائیں گے اس وقت دنیا میں مسیح نازل ہوگا اور مسیح اپنی جماعت کے ساتھ ان کے مقابلے کی کوشش کرے گا - اللہ تعالیٰ مسیح سے یہ فرمائے گا کہ یاجوج ماجوج کے مقابلے کی دنیا میں کسی کو طاقت نہیں بخشی - ایک علاج ہے کہ تم پہاڑ کی پناہ میں چلے جاؤ اور دعائیں کرو - یہاں پہاڑ سے مراد آنحضرتؐ اور آپ کی تعلیم ہے -

پس آپ آنحضرتؐ کی عظمت اور تعلیم میں پناہ لیتے ہوئے دعائیں کریں - کیونکہ یہ تکلیفوں کا زمانہ ابھی لمبا چلنے والا ہے - دعا کے سوا دنیا اور اُمّتِ مسلمہ کی امراض کا کوئی چارہ نہیں - عقل کل اور تقویٰ دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ ہر چالاکی جو تقویٰ سے عاری ہوگی وہ لازمی بالآخر ناکامی پہ منتج ہوگی -

۳۱ اگست

(مطبوعہ الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۹۰ء)

آنحضرتؐ کا یہ ارشاد بہت گہرے معارف اور حکمتوں پر مشتمل ہے کہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہوتا ہے پس اگر نیتوں میں فساد ہو تو اعمال اس فساد سے بچ نہیں سکتے - پاکستان سے نقل مکانی کرنے والے احمدیوں کو میں عمومی نصیحت کے ذریعے متوجہ کرتا ہوں کہ اگر پہلے تمہاری نیتوں میں فتور تھا بھی تو اپنی نیتوں کو اب بھی صاف کر لو - پاکستان سے آنے والوں میں کثرت کے ساتھ جو عظیم انقلاب برپا ہوا ہے وہ درحقیقت آنحضرتؐ کی اس خوشخبری کے نتیجہ میں ہے کہ جس کی ہجرت اللہ کی خاطر اللہ کی طرف ہوگی وہ ضرور خدا کو پائے گا - میرا عمومی تاثر یہی ہے کہ اللہ کے فضل سے یا اُن کی نیتیں خالص تھیں یا ان کی نیتوں میں نیکی کا عنصر غالب تھا یا نقل مکانی للہ ضرور تھی - نظام جماعت ایسے لوگوں پہ نظر رکھے جو رفتہ رفتہ بدی کی طرف بڑھ رہے ہوں تاکہ ان کی اصلاح ہو - اور جو نیکیاں کر رہے ہوں ان کی حوصلہ افزائی کریں - اس طرح ایک نئی جماعت پیدا ہونی شروع ہو جائے گی - لیکن جو بد ارادوں سے آئے ہیں اور دن بدن بدیوں میں مبتلا ہو رہے ہیں ان کے لئے نہ دین رہے گا نہ دنیا رہے گی اور دونوں طرف سے وہ نامراد دکھائے جائیں گے - اس لئے میں ان کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ توبہ کریں -

پس نیتوں کو درست کرلیں اور یہ فیصلہ کریں کہ اب آپ اپنی نقلِ مکانی کو الی اللہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ یہ دنیا اپنی بدیوں سمیت اتنی طاقتور ہے کہ دنیا کو تبدیل کرنا ہمارے بس کی بات نہیں - اس کا مقابلہ دعا کے ساتھ اور نیتوں کو درست کرکے ہو سکتا ہے۔

۷ ستمبر

(بمقام ناصر باغ - مغربی جرمنی)

تیسری دنیا کے ملکوں کے مسائل دن بدن بڑھتے چلے جارہے ہیں - ان کی بہت سی وجوہات اور محرکات اور عوامل ہیں - لیکن اصل نقطہ جس کے گرد سارے مسائل گھومتے ہیں جھوٹ کا نقطہ ہے - جھوٹ کے خلاف جہاد شروع کریں - کوئی قوم دنیا میں ترقی نہیں کر سکتی اگر اس کے اندر جھوٹ کی بیماری موجود ہو - مذہبی جماعتوں کے لئے تو جھوٹ زہر قاتل ہے - ہر پہلو سے، ہر جہت سے نگرانی کی ضرورت ہے - تمام ناانصافیوں اور مظالم کی بنیاد جھوٹ پر ہے، جھوٹ کو روکنے کے لئے گھر دل میں بھی جہاد ہونا چاہیئے - اللہ کرے کہ ہم پوری گہرائی کے ساتھ اور باریک نظر کے ساتھ سچائی پر قائم ہو جائیں اور بڑے سے بڑے ابتلاء میں بھی کسی جھوٹے خدا کی پناہ میں نہ آئیں اور فیصلہ کرلیں کہ توحید کے سائے میں مرنا بہتر ہے بہ نسبت جھوٹ کے سائے کی بظاہر زندگی کے -

۱۴ ستمبر

(مطبوعہ الفضل یکم نومبر ۱۹۹۰ء)

مغربی جرمنی کا اجتماع خدام الاحمدیہ خدا کے فضل سے ایک عظیم الشان اجتماع تھا - جرمنی کی حکومت کا بہت ہی احسان والا رویہ ہے جو جماعت احمدیہ سے وہ برتتی ہے - احمدی اور جھوٹ کا آپس میں کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہونا چاہیئے - جھوٹ اور توحید اور شرک اور توحید یہ ایک ساتھ پنپ نہیں سکتے - جھوٹ سے پرہیز کا عہد کریں اور ہمیشہ کے لئے توبہ کریں۔ اصل نقل مکانی بدن کی نہیں بلکہ روح کی ہوا کرتی ہے - اس لئے آپ اپنی نیتوں کو درست کرلیں اور دنیا سے دین کی طرف ہجرت کریں۔ حقیقی جنّت وہی ہے جس کی بنیاد اس دنیا میں ڈالی جاتی ہے اور وہ محبتِ الٰہی کی جنّت ہے - مغرب کا معاشرہ جس میں آج احمدی دم لے رہے ہیں یہ اسفل السافلین کا معاشرہ ہے - دوسری طرف خدا تعالیٰ کی آواز ہے کہ یہ تمہارے تنزّل اور ذلتوں کے رستے ہیں جن کا نتیجہ جہنّم ہوگا - پس جہاں آپ جھوٹ سے توبہ کرکے خدا کی پناہ میں آئیں گے وہاں اس سفر میں خدا یقیناً آپ کا ساتھ دے گا اور ہر خطرے سے آپ کو بچائے گا - اس دنیا کو آج دلائل سے بڑھ کر خدا والوں کی ضرورت ہے دعوت الی اللہ وہی ہے جو خدا والے کی دعوت الی اللہ ہو - دعوت الی اللہ بڑی گہری حکمت کے ساتھ ایسی کاشت کا نام ہے جس کی انسان پھر مسلسل حفاظت کرتا ہے - ایک دفعہ اگر ایمان والے کی دعوت الی اللہ کو پھل لگنے شروع ہو جائیں تو پھر ایسے درخت موسم ہرا ہو یا نہ ہو ہر حال میں ہمیشہ پھل دیتے جاتے ہیں -

۲۱ ستمبر

(مطبوعہ الفضل ۸ نومبر ۱۹۹۰ء)

آج انصار اللہ یو کے کا سالانہ اجتماع اور ماریشس کی جماعت کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے - ہر ملک کا جماعتی صدارتی نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی بیداری پیدا کر رہا ہے جس کے نتیجے میں ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں - تمام عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ اس دعا کو لازمی طور پہ اختیار کریں کہ اے خدا ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ دینی معاملات میں ہر عہدیدار کو اپنے ماتحتوں کے تقویٰ کا معیار بڑھانے کی فکر کرنی چاہیئے - عہدیداران یہ باطل تصور دل سے نکال دیں کہ آپ منتظم ہیں اور تقویٰ کے نگران اور لوگ ہیں - آپ ہی منتظم بھی ہیں اور آپ ہی تقویٰ کے نگران بھی ہیں - امیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور منتظم کی نظر میں پیار ہوتا ہے فکر ہوتا ہے جب کسی برائی کو دیکھتا ہے تو بے چین ہوتا ہے۔ اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں اور اس کی نصیحت میں اثر پیدا ہوتا ہے۔

قادیان کا معاشرہ ایک عجیب معاشرہ تھا جس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی تھی۔ اللہ کے نزدیک عزت کے لائق وہی ہے جو متقی ہے۔ تقویٰ کا معیار بڑھانے کے لئے انکسار کا معیار بڑھانا ضروری ہے۔ تقویٰ کے درخت کی جڑیں جتنی گہری مضبوط اور ثابت ہونگی اتنا ہی وہ بلند تر ہوتا چلا جائے گا۔ امراء اور دیگر عہدیداران کو اپنے ماتحتوں کی کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے ان کی تربیت کرنی چاہیئے۔ اپنے تقویٰ کا معیار بڑھاتے ہوئے خدا پر انحصار کریں اور دعاؤں پر زور دیں اور پھر اپنے ماتحتوں کے تقویٰ کو بڑھائیں۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا امامت سے عشق اور وفا حیرت انگیز تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت فرمائے۔

۲۸، ستمبر

(مطبوعہ الفضل ۱۵، نومبر ۱۹۹۰ء)

جماعت کو اپنے طور پر اور ہر فرد کو اپنے طور پر مالی قربانی کی ضرورت ہے جسے کبھی ہمیں بھلانا نہیں چاہیئے۔ قرآن کریم کے مطابق مالی قربانی سے لوگوں کا تزکیہ ہوتا ہے۔ مزید تقویٰ نصیب ہوتا ہے اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے۔ اس بات کے پیشِ نظر میں نے افریقہ کے احمدیوں سے چندہ لینے کی تحریک کی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی مالی قربانیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ خدا کی راہ میں قربانی کرنے والوں کے اموال میں اللہ تعالیٰ برکتیں بخشتا ہے۔ مذہبی قومیں اگر مالی قربانی کو بھلا دیں تو پھر ان پر غربت کی مار پڑتی ہے۔ عربوں کو تیل کی دولت ملی۔ عیسائی قوموں کو دولت نصیب ہوئی۔ یہ ابتدائی قربانیوں ہی کا نتیجہ ہے۔ اگر افریقہ کے احمدی مالی قربانی کی پابندی کریں تو دیکھتے دیکھتے افریقہ کی تقدیر بدل جائے گی۔ سچی مالی قربانی کرنے والا اپنے پیاروں اور بچوں سے بھی یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی مالی قربانی کریں۔ اگر تم اپنی اولاد کو مالی قربانی سے روکو گے اس خیال سے کہ وہ غریب نہ ہو جائیں۔ تمہاری مجموعی دولت میں کمی نہ آجائے تو یاد رکھو کہ تم اپنے ہاتھ سے اپنی اولاد کو قتل کرنے والے ہو گے۔ مالی قربانی کے لطیف پہلوؤں پر نظر رکھیں اور اس نظام کی ہمیشہ حفاظت کریں۔

۵، اکتوبر

(مطبوعہ الفضل ۲۵، فروری ۱۹۹۱ء)

جو لوگ بے باکی سے جرموں پر جرأت اختیار کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ہم خدا کے حضور پیش نہیں ہوں گے ان سے ان کے اپنے اعتقاد کے مطابق ان کی پیشی کسی کے سامنے نہیں ہوگی۔ محض خدا کو بھلا دینا انسان کو سزا کا مستحق نہیں بناتا بلکہ اس کا سبب بعض بد اعمالیوں پر جرأت کرنا اور بے باکی اختیار کرنا ہے۔ اگر آخرت پر ایمان اٹھ جائے تو انسان گناہوں پر جرأت کرتا چلا جاتا ہے۔ مذہب سے دوری کا پہلا دور وہ ہے جو آخرت میں جوابطلبی سے انکار کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں خدا اور بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والی ساری ذمہ داریوں کو انسان اپنی گردن سے اتار کے پھینک دیتا ہے۔ ذمہ داریوں سے آزادی کا رجحان جو مغربی دنیا میں آپ دیکھ رہے ہیں دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مغربی دنیا اپنے مردوں سے تعلق جوڑنے کی خواہش کی بنا پر ایک فرضی زندگی کا تصور باندھتی ہے نہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی خواہش کی بنا پر۔ مرنے کے بعد جوابطلبی کا عقیدہ گناہوں سے بچاتا ہے۔ اس احساس کو ترقی دیں کہ خدا تعالیٰ ہر وقت ہمیں دیکھ رہا ہے اور وہ ہم سے گناہوں کے بارے میں پوچھے گا۔ موت کو یاد رکھنا اور اللہ تعالیٰ سے لقا حاصل کرنا گناہ سے بچنے اور اخلاق کی درستی کے لئے ضروری ہے۔ مغرب کا معاشرہ اس لئے گناہ میں بڑھ رہا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ ہے بس یہی زندگی ہے۔

۱۲، اکتوبر

(مطبوعہ الفضل ۲۹، نومبر ۱۹۹۰ء)

انسانی زندگی کا پہلا دور نباتاتی دور تھا۔ دوسرا حیوانی زندگی کا دور اور تیسرا ارتقاء کا دور ہے۔ جب تک خدا تک خدا کی طرف سے آسمان سے نور نازل نہ ہوا اس سے پہلے کی تمام زندگی دراصل اندھیروں میں ہی تھی۔ جسمانی پیدائش اور روحانی پیدائش دونوں جگہ اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کرنے کے لئے "نفخِ روح" کی ضرورت ہے۔ خدا سے براہِ راست تعلق جوڑنے سے سارے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں۔ خدا کے نور سے تعلق کاٹنے والے دنیا سے تعلق جوڑتے ہیں۔ اصل میں ہر فیض اسی سے جاری ہوتا ہے اور اسی کے حکم سے جاری ہوتا ہے۔ خدا سے فیض یافتہ لوگ بنی نوع انسان کو فیض پہنچاتے ہیں۔ "جنہوں سائیاں رکھے انہوں نہ مارے کوئی" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی وفات اور سیدہ بیگم صاحبہ کی بیماری پر عالمگیر جماعت احمدیہ کے احباب کے خطوط کا شکریہ۔

۲۶، اکتوبر

اس دور میں اسلام کا بہت بڑا مقابلہ مغربی دنیا کی معاشرتی قدروں سے ہوگا۔ مغربی اقوام کی طرف سے نسل پرستی کے خلاف مہم کے باوجود امرِ واقعہ یہ ہے کہ نسل پرستی ان قوموں میں شدت کے ساتھ بڑھ رہی ہے جس کا رخ مشرقی دنیا، افریقہ کی دنیا یا اسلام ہے جماعت احمدیہ کو اس خطرے کو بڑی بیدار مغزی اور مستعدی کے ساتھ ناکام کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ روس اور مشرقی یورپ میں تبدیلیوں کے پیشِ نظر اگر جماعت احمدیہ نے جلدی نہ کی اور حقیقتِ دین سے ان قوموں کو متعارف نہ کروایا تو دوسرے گروہ ان لوگوں پر اپنا اثر جمانے کی کوشش کریں گے۔ دینِ حق کا قومی نظریہ تقویٰ پر مبنی ہے۔ اسی سے اقوامِ عالم کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہوگی۔ عراق کے خلاف جو حالات پیدا ہو رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مغربی قومیں اسرائیل کے چنگل میں مکمل طور پر پھنس کر اس منصوبے کا شکار ہو چکی ہیں کہ عراق کی ابھرتی ہوئی طاقت کو ملیامیٹ کر دیا جائے اور اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کی دیگر طاقتیں بھی کمزور ہو جائیں۔ یہ خطرہ سارے عالمِ اسلام کے لئے ہے۔ کوئی معمولی خطرہ نہیں۔ اگر ہم دینِ حق کی بقا کے لئے ہر قربانی کا عہد کریں تو ہماری دعائیں اور پر خلوص کوشش دنیا کے حالات پر اچھے رنگ میں اثر انداز ہونگی اور ہم اللہ نے چاہا تو اسلام کے خلاف سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

۲، نومبر

(مطبوعہ الفضل ۱۱، دسمبر ۱۹۹۰ء)

تحریکِ جدید کے ۵۷ ویں سال کا اعلان ۵۶ برس قبل جب حضرت فضلِ عمر نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا تھا وہ غربت کے دن تھے اور جماعت کو سوائے چند ملکوں کے دنیا میں کہیں بھی کوئی نفوذ نہ تھا۔ تحریک جدید کے مطالبات کو جماعت نے بڑے اخلاص اور غیر معمولی جوش و خروش کے ساتھ قبول کیا اور آج ہم انہی اولین مجاہدین کی قربانیوں کا پھل کھا رہے ہیں۔ وہ چند جماعتیں اس عرصہ میں خدا تعالیٰ سے ۱۴۲ ممالک میں پھیل گئی ہیں۔ تحریکِ جدید کے اولین واقفین اور اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کا ذکر خیر، قربانیاں قوموں کو غیر معمولی طور پر قوت بخشتی اور آگے بڑھاتی ہیں۔ آج ساری دنیا میں جو احمدی قربانیوں میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ان میں ابتدائی قربانیاں کرنے والوں کی قربانی کو بھی دخل ہے۔ دعا سب سے عظیم تدبیر ہے۔ یہ تقدیر کو اپنے دام میں لے لیتی ہے پھر دنیا کی کوئی طاقت آگے بڑھنے والے کی راہ نہیں روک سکتی۔ مشرقی یورپ اور روس میں وقفِ عارضی کی درخواستیں دینے والے پہلے قدم کے طور پر وہاں کی زبانیں سیکھنے کا کام شروع کر دیں۔

۹، نومبر

(مطبوعہ الفضل ۲۶، دسمبر ۱۹۹۰ء)

عالمِ اسلام پر جو حالات آج کل گزر رہے ہیں وہ ہر احمدی کے لئے بہت ہی زیادہ باعثِ فکر ہیں بڑی سنجیدگی، گہرے خلوص اور درد کے ساتھ ہر احمدی کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عالمِ اسلام کے خطرات کو ٹال دے۔ ہمارا کام ہے کہ نصیحت بھی کریں سمجھانے کی بھی کوشش کریں خواہ کوئی ہماری آواز سنے یا نہ سنے۔ عراق کے خلاف فوجی کارروائی کے نتیجے میں اس تمام علاقہ سے امن ہمیشہ کے لئے اٹھ جائے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم اسلام کو چاہیئے کہ وہ جاہلانہ اور جذباتی ردّعمل دکھانے کی بجائے متقیانہ ردّعمل دکھائے۔ پاکستان میں اجتماعات کی منسوخی پر تبصرہ اور جماعت کو نصائح کہ وہ اپنے ایمانوں کی حفاظت کریں۔ ثابت قدمی دکھائیں۔ اللہ پر توکل رکھیں اور یقین کریں کہ وہ خدا جس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے وہ خدا اور اس کے رسول ضرور ہی غالب رہیں گے۔

۱۶ نومبر

(مطبوعہ الفضل ۲، جنوری ۱۹۹۱ء)

آج امن عالم کو سب سے زیادہ خطرہ عصبیت، ناانصافی اور خود غرضی سے ہے۔ تمام دنیا کے دانشوروں کو سمجھانے کی کوشش کریں کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں ان خطرات کے خلاف آواز بلند کریں۔ آج عراق سے کہیں زیادہ بڑے خطرات دنیا میں سر اٹھانے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ ان کو بروقت نہ روکا گیا تو امن کی توقع خام خیالی ہوگی امریکہ اور روس کی صلح کے نتیجہ میں دنیا کی بہت سی قوموں کے نسلی، لسانی اور مذہبی و سیاسی اختلافات کے خطرات ابھر کر سامنے آگئے ہیں۔ ان میں سے ہندوستان روس، افریقہ، یونان، ترکی، سری لنکا، امریکہ اور یوگوسلاویہ وغیرہ میں یہ خطرات نمایاں طور پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ پس امن عالم کے قیام کی خاطر دنیا سے تعصبات اور ظلم و ستم کو مٹانے کے لئے جہاد شروع کریں۔ دنیا کے تنازعات اور جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی بہت سی کمیٹیاں بنائی جا سکتی ہیں جو اسلامی انصاف پر قائم رہ کر فیصلے کریں گی تاکہ دنیا میں حقیقی امن قائم ہو۔

۲۳ نومبر

سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳، ۱۰۴ میں اسلام لانے سے مراد خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے اور پھر بتایا کہ تقویٰ اس طرح اختیار کیا جاتا ہے کہ اپنی زندگی کے ہر لمحہ پر نگران رہو۔ جہاں بھی انسان توازن کھو بیٹھے وہاں تقویٰ کی راہ گم ہو جاتی ہے۔ دین حق کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رسی کو اجتماعی طور پر پکڑے رکھو۔ یعنی سب اکٹھے رہ کر اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔ ایسی جمعیت نظام امامت ہی عطا کرتا ہے۔ امامت سے تعلق ٹوٹ جائے تو امتیں بکھر جاتی ہیں۔ جب امامت ایک دفعہ بکھر جائے تو پھر دوبارہ خدا کے ذریعہ قائم ہوتی ہے۔ نئی شریعت نہ بھی آئے مگر دوبارہ آسمان سے حبل اللہ اُترتی ہے اور پھر دوبارہ جمعیت عطا ہوتی ہے۔ آیت کے دوسرے حصہ میں یہ مضمون ہے کہ تفرقہ لازماً آگ تک پہنچاتا ہے۔ یہاں آگ سے مراد خوفناک لڑائیاں بھی ہیں۔ ایران اور عراق کی ۸ سالہ جنگ کے بعد کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا؟ اور وہی عراق ہے جس کے ساتھ سارا عرب تھا۔ ان میں سے بہت سے ممالک عراق کے مقابل پر اکٹھے ہو گئے ہیں میں ان سب ممالک سے عاجزانہ التجا کرتا ہوں کہ خدا کے واسطے اس آیت کے درس آج کل دیں۔ اور اپنے لوگوں کو بتائیں کہ قرآن کریم تم سے کیا توقع رکھتا ہے۔ اور اگر تم لڑ پڑے تو پھر ہرگز تمہاری موت اسلام کی موت نہیں ہوگی۔ تمام دنیا کے احمدیوں کو مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانی چاہیئے کہ تمہیں ہلاکت سے بچانے کا نسخہ قرآن کریم کی ان آیات میں ہے اس میں تمہاری زندگی ہے اور اس سے روگردانی تمہاری موت ہے۔ آج تمام دنیا میں ایک ہی جماعت ہے جو حبل اللہ سے وابستہ ہے۔ پس نہ صرف آپ اس سے چمٹے رہیں بلکہ دوسروں کو بھی نجات کی دعوت دیں اور اس رسی کی طرف بلائیں جو زندگی کی واحد ضمانت ہے۔

۳۰ نومبر

(مطبوعہ الفضل ۱۰، جنوری ۱۹۹۱ء)

سورۃ فاتحہ ہر چیز کو کھولنے والی چابی ہے۔ یہ وہ سورہ ہے جو ہر مسئلے کا حل اپنے اندر رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے ہر نماز کی ہر رکعت میں اسے پڑھنا فرض قرار دیا جو سات مضامین اس میں بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے چار صفات باری تعالیٰ ہیں۔ ایک عبادت کا عہد ہے۔ ایک استعانت ہے یعنی مدد مانگنا اور ایک ہدایت کا ذکر ہے۔ اپنی نمازوں کے ان سات برتنوں کو ایسے رس سے بھر دیں کہ ہر برتن میں آپ کے لئے ایک تسکین بخش شربت موجود ہو۔ جسے پی کر آپ لذت حاصل کریں۔

دعاؤں کی قبولیت کا تعلق آنسوؤں اور رونے سے نہیں بلکہ سورۃ فاتحہ کے ان مضامین کو سمجھنے اور حمد کے مضمون کو خدا تعالیٰ کی چار صفات پر اطلاق کرنے میں ہے۔ سورۃ فاتحہ کو ایک صاحب بصیرت انسان خدا تعالیٰ کی صفات دیکھنے میں دوربین کے طور پر استعمال کرتا ہے عرفان سے نمازوں میں لذت پیدا ہوتی ہے اور اس کے لئے محنت کرنی پڑے گی۔ عبادت کے باہر کے دروازے پر پہنچنے کی بجائے عبادت کے مرکز کی طرف لوٹیں اور اپنی محنتوں کو جاری رکھیں اور خدا سے دعا کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ نماز آپ کے لئے لذتوں کا ذریعہ بن جائے بوریت اور اکتاہٹ کا باعث نہ ہو۔

۷ دسمبر

(مطبوعہ الفضل ۱۷، جنوری ۱۹۹۱ء)

سورۃ فاتحہ کے لفظ حمد میں ساری لذتوں کی کنجی ہے۔ حمد میں کائنات کی ہر چیز شامل ہے اور وہ سب کی سب خدا تعالیٰ کی حمد کر رہی ہیں۔ جگنوؤں کے نظارے۔ سمندر کی تہہ میں مچھلیوں کی روشنیاں۔ جانوروں اور پرندوں کی باہمی آوازوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد کے حسین اور دلکش نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ خدا کی حمد کے جلوے مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں مگر بعض دیکھنے والوں کو بھی دکھائی نہیں دیتے نمازوں میں لذت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز سے باہر فکر الٰہی کا سلیقہ سیکھیں۔ خدا تعالیٰ کے احسانات پر غور کریں۔ جتنا جتنا آپ غور کریں گے اُتنا اُتنا آپ کی نمازیں لذت سے بھرنا شروع ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور قدرت کا تصور باندھیں اور خدا تعالیٰ کی حمد میں ڈوب جائیں۔ خدا تعالیٰ اُن لوگوں کی دعائیں سنتا ہے جو اُس کی حمد کرتے ہیں۔

۱۴ دسمبر

(مطبوعہ الفضل ۲۲، جنوری ۱۹۹۱ء)

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے نماز میں لذت اور افادیت پیدا کرنے کے لئے ہمیں یہ نسخہ عطا فرمایا ہے کہ نمازوں میں کیفیت پیدا کریں۔ کیفیت کے لئے حواس خمسہ سے مدد لینا ضروری ہے۔ پس علم بڑھانا اور گہری نظر سے کائنات کا مطالعہ کرنا۔ خدا تعالیٰ سے شناسائی حاصل کرنا اور حواس خمسہ کے ذریعے خدا کی حمد تک پہنچنا یہ وہ مضمون ہے جس کا زندگی کے ہر لمحے سے تعلق ہے نماز میں اور خصوصاً سورۃ فاتحہ میں ہر انسان اپنی توفیق کے مطابق رنگ بھر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات ربوبیت، رحمانیت اور رحیمیت کے جلوؤں پر غور کریں اور حواس خمسہ کے ذریعے اپنی نمازوں کو لذت سے بھر دیں۔ تب وہ لذت حمد میں تبدیل ہو جائے گی۔ عجز میں ایک طاقت ہے اور کبر میں ایک ناطاقتی پائی جاتی ہے۔ اگر ہماری نمازیں زندہ ہو جائیں تو ہم زندہ ہوں گے اور ساری انسانیت زندہ ہو جائیگی۔

۲۱ دسمبر

(مطبوعہ الفضل ۲۸، جنوری ۱۹۹۱ء)

نماز بندے کو خدا سے ملانے کا ذریعہ ہے۔ نماز سے جتنا تعلق بڑھے گا۔ اتنا ہی زیادہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے تعلق بڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت پر غور کریں اور اپنے اعمال کو ان صفات کی کسوٹی پہ پرکھتے رہیں۔ سورۃ فاتحہ کی دعا ہمیں یہی تربیت دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کس طرح کرو اور اس سے دلی تعلق کس طرح قائم کریں۔ خدا کا قرب تب عطا ہوگا جب عبادات قرب پانے والوں کے رستہ سے گذریں گی۔ خدا تعالیٰ سے صرف بڑی چیزیں ہی نہیں بلکہ چھوٹی چیزیں بھی مانگو۔ جو مانگو سچائی سے مانگو۔ اگر تمہیں ابھی یہ حوصلہ نہیں کہ منعم علیہم لوگوں کے سرتاجوں جیسا بننے کی کوشش کرو تو پھر ذرا نیچے اتر جاؤ اور کم از کم صالحین میں ہی شامل ہونے کی کوشش کرو اور کچھ نہ کچھ ویسے نمونے ضرور دکھاؤ جیسے انعام پانے والوں نے اس سے پہلے دکھائے ہیں۔

۲۸ دسمبر

(مطبوعہ الفضل ۶، فروری ۱۹۹۱ء)

اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔ ہر چیز کا مالک ہے اور ہر چیز پر اس کی بادشاہت ہے۔ رب، رحمان اور رحیم یہ تین صفات بہت ہی حسین اور دلکش ہیں لیکن جب صفتِ مالک کے ساتھ مل جاتی ہیں تو پھر ایک عظیم الشان جلوہ دکھاتی ہیں۔ "جے توں میرا ہو رہویں سب جگ تیرا ہو" کا مطلب یہ ہے کہ اے بندے اگر تو میرا ہو جائے۔ یعنی اپنی مالکیت کو ختم کر کے سب کچھ مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واپس لوٹا دے۔ تو اس کے بدلے جو سب کچھ میرا ہے وہ تیرا ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ کے بندے بننے کے لئے اس کی تمام صفات کے ساتھ تعلق ضروری ہے جس صفت سے تعلق کٹتا ہے اس حصے میں انسان اس صفت کا برعکس ہو کر دنیا میں ابھرتا ہے۔ بعض دفعہ انسانوں پر ایسے دور آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے اصلاحی نظام سے گذرتے ہوئے بہت کم لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور ایک بھاری تعداد ہے جو ناکارہ اشیاء کے طور پر ایک طرف پھینک دی جاتی ہے۔ بعض دفعہ یہ ناکارہ چیزیں مغضوب اور ضالین بن کر بنی نوع انسان کو مصیبت میں ڈال دیتی ہیں۔ انسان جتنا خدا کے حضور نکھرے گا اتنا ہی زیادہ اُسے سربلندی عطا ہوگی۔ یہ نماز کا عظیم الشان سبق ہے اور نماز کے مضمون کی یہی معراج ہے۔ سورۃ فاتحہ ایک ایسی عظیم الشان سورۃ ہے جو انسان کے ہر حال سے تعلق رکھنے کے لئے مزاج رکھتی ہے اور وسعت رکھتی ہے۔ اس لئے آپ اپنی عبادات کو وسعت دیں اور اس وسعت کا آغاز اپنے خاندان سے کریں۔

بقیہ: ص ۱ سے آگے

دعاؤں میں لگ جاؤ اور دعاؤں کی عادت ڈالو اور جوانی ہی میں ولی اللہ بن جاؤ۔ بڑھاپے میں جا کے پھر لوٹنا مشکل ہوتا ہے لیکن اگر اتنی دعائیں کرنے لگ جاؤ کہ ابھی سے تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے خوابوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کشفوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے (خبروں) کی چاشنی مل جائے اور مزہ پڑ جائے تو تمہاری ساری زندگی سنور جائے گی اور ساری عمر میں اللہ تعالیٰ کے احسانات ایسی شکل میں دیکھو گے کہ جدھر تم ہو گے ادھر ہی خدا ہوگا۔ جدھر تم دیکھو گے خدا بھی ادھر ہی دیکھے گا۔ جس طرف تم چلو گے خدا بھی اس طرف ہی چلے گا۔ جو ارادہ تم کرو گے وہی ارادہ خدا بھی کرے گا اور جب بندے اور خدا کے ارادے مل جاتے ہیں تو پھر بڑی برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۵۵ء)

سورج پہ غور کرکے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب آف قاضی احمد سندھ کے پیٹ کا اپریشن مورخہ ۸ ستمبر بروز اتوار سی ایم ایچ راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔

○ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب سنوری آف جھنگ جنہیں علاج کے لئے لاہور لے گئے تھے اب ان کی طبیعت بہتر ہے۔

○ مکرم حبیب احمد صاحب ابن محمد خواص صاحب ساکن گاؤں پانیاں ضلع مانسہرہ پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں

سانحہ ارتحال: مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ آف فورٹ عباس ضلع بہاولنگر مورخہ ۲ ستمبر ۹۱ء بروز سوموار علی الصبح قریباً چار بجے ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ محترم باجوہ صاحب کا شمار مخیر احمدی احباب میں تھا۔ اپنے علاقہ کا ضلعی سالانہ جلسہ اپنے ڈیرہ پر ہر سال اپنے خرچ پر کرواتے۔ اسکے علاوہ مرکزی جو تحریک بھی جاری ہوتی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ کی نماز جنازہ ڈیرہ باجوہ فورٹ عباس میں مکرم کرامت اللہ فضل صاحب معلم وقف جدید نے پڑھائی اسکے بعد میت ربوہ لائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم باجوہ صاحب نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

○ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ حضرت محمد الدین صاحب درویش تہالوی (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) مورخہ ۲۸ اگست بروز بدھ شام ۶ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۹۱ سال تھی۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ اگلے روز نماز جنازہ بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد نماز عصر پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب شمس مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ ۴۷ء میں حضور کی تحریک پر حضرت محمد الدین صاحب کے قادیان تشریف لے جانے کے بعد موصوفہ نے تہال کی جماعت میں دعوت الی اللہ اور بچوں اور بڑوں کو قرآن مجید سکھانے کا کام جاری رکھا۔ اور جماعت کی تربیت کا کام خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔

○ مکرم سیٹھ محمد امین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالر والہ ضلع سیالکوٹ ۲۴ اگست بروز ہفتہ پھیپھڑوں میں سرطان کی بنا پر میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں

نتائج مقابلہ مضمون نویسی بعنوان عدل و انصاف

اوّل: عیسیٰ سبتی سالم صاحب۔ ربوہ
احمد طاہر مرزا صاحب۔ ربوہ
دوم: محمد اشرف کاہلوں صاحب۔ دار الذکر فیصل آباد
سوم: نذیر احمد صاحب۔ گلشن پارک لاہور
چہارم: طاہر محمود صاحب۔ ملیر کراچی
پنجم: وقار احمد۔ دار الذکر فیصل آباد

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضروری اعلان برائے لجنات

تمام ضلعی صدران سے گذارش ہے کہ اس اعلان کی طرف توجہ فرمائیں۔ لجنہ کا رواں مالی سال اکتوبر ۹۰ء تا ستمبر ۱۹۹۱ء ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ آپ اپنے ضلع کا جائزہ لیں اور بجٹ سے کم چندہ ادا کرنے والی اور خصوصاً نادہند مجالس کی طرف زیادہ توجہ فرمائیں۔ ان سے خود وصولی کریں یا پھر ان کی نگران صدر کو توجہ دلائیں۔ کوشش کریں کہ تمام مجالس ۱۵ سے ۳۰ ستمبر تک ادائیگی کر دیں۔ ضلعی صدر کو خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کی پوری کوشش ہونی چاہیے کہ آپ کا ضلع کسی طور بھی باقی اضلاع سے پیچھے نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو قبول فرمائے آپکے اموال میں برکت ڈالے اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ پاکستان)

گلے کی سوزش۔ جلدی امراض۔ بال گرنا۔ جوڑوں اور جسمانی دردیں۔ بے خوابی۔ جگر گردہ اور مثانہ کے عوارض۔ حمل کی تکالیف۔ پرانے بخار۔ بچوں کے نئے و پرانے اسہال اور قے۔ عام اور ناک کی رسولیاں۔ معدہ کے امراض۔ کیل مہاسے۔ کانوں کا بہنا جیسی امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ۔ خط لکھ کر بھی دوائی منگوا سکتے ہیں۔

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار۔ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۳۳ میں امۃ القیوم بنت غلام نبی قمر قوم بھوپال پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغل پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶۔۶۔۹۱ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ چاندی کا سیٹ وزنی ۵ تولہ مالیتی چھ صد روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امۃ القیوم بنت غلام نبی قمر گلی نمبر ۱۴ گنج مغل پورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ غلام نبی قمر وصیت نمبر ۱۲۷۵۹ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد افضل قمر برادر موصیہ

کیا ہمارے احمدی زراعت پیشہ لوگ اس طرح زراعت کرتے ہیں جس طرح زراعت کرنے کا حق ہے۔ اگر وہ ایسا کریں تو ملک کو بھی فائدہ پہنچائیں گے اور اپنے آپ کو بھی۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سمر کوچنگ کلاس برائے چھٹی ساتویں آٹھویں کلاس

زیر اہتمام شعبہ امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مقامی

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے شعبہ امور طلباء کے زیر اہتمام اس سال دو کوچنگ کلاسیں منعقد کی گئیں ایک تو نویں، دسویں، گیارھویں اور بارھویں کے طلباء کے لئے تھی۔ اور دوسری جس کا نام سمر کوچنگ کلاس رکھا گیا چھٹی ساتویں اور آٹھویں جماعت کے طلباء کے لئے تھی پہلی کلاس ۲۸ جون تا ۲۸ جولائی منعقد ہوئی اور دوسری ۳ تا ۲۸ اگست جاری رہی۔

افتتاح سمر کوچنگ کلاس کا افتتاح مہتمم صاحب امور طلباء مکرم لئیق احمد عابد صاحب نے نصرت جہاں اکیڈمی کے سبزہ زار میں صبح ۷ بجے کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں طلباء کو وقت ضائع کرنے سے بچنے کی تلقین کی انہوں نے کہا کہ ایک احمدی کا یہ معیار ہونا چاہیئے کہ اس کی زندگی کا ایک بھی لمحہ کسی فضول کام میں ضائع نہ ہو۔

اس تقریب کے آخر میں دعا مکرم ماسٹر مسعود احمد صاحب نے کرائی۔ تقریب افتتاح میں ۲۵۰ طلباء حاضر تھے

اختتامی تقریب اس کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ ۲۸ اگست صبح نو بجے ایوان محمود ہال میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے اور تلاوت اور نظم کے بعد مکرم داؤد احمد جاوید ناظم امور طلباء نے کلاس کی رپورٹ پیش کی۔ رجسٹریشن دفتر آٹھ دن پہلے کھولا گیا۔ افتتاح کے وقت طلباء کی حاضری ۲۵۰ تھی۔ بعد میں ایک ہفتہ کے بعد یہ تعداد ڈیڑھ کر ۳۰۷ تک پہنچ گئی۔ تدریس کے کام میں آسانی کی خاطر طلباء کو دو گروپس میں تقسیم کر دیا گیا۔ ۱۸۰ طلباء کے لئے جامعہ احمدیہ میں انتظام کیا گیا۔ اس کے ناظم اعلیٰ مکرم قاسم اسلام صاحب نائب ناظم امور طلباء تھے دوسرے گروپ میں ۱۸۰ طلباء شامل تھے نصرت جہاں اکیڈمی میں ان طلباء کے منتظم اعلیٰ مکرم عبد اللہ سعید تھے۔ یہ بھی بطور نائب ناظم امور طلباء کام کر رہے ہیں کلاس میں کل ۲۵ اساتذہ نے تدریس میں حصہ لیا جن میں چھ مربیان کرام شامل ہیں کلاس میں کل پانچ مضامین۔ انگریزی، حساب، سائنس عربی اور دینی نصاب پڑھائے گئے تدریس کے لئے بی اے اور بی ایس سی کے طلباء نے خدمات پیش کیں۔ کلاس کے دوران یوم آزادی کا تہوار بھی دونوں سنٹرز میں شایان شان طریقے سے منایا گیا۔ نصرت جہاں اکیڈمی (طارق گروپ) میں ۱۳ اگست کو اور جامعہ احمدیہ میں ۱۴ اگست کو یوم آزادی منایا گیا۔ اس پروگرام میں ملی نغمے مقابلہ جات نظم اور تلاوت اور ذہنی آزمائش کے مقابلہ جات شامل تھے۔ اس کے علاوہ تمام طلباء میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

کلاس کے دونوں سنٹرز کے لئے فاطمہ آئس فیکٹری والوں نے روزانہ دو من برف فری دی۔

رپورٹ کے بعد صدر مجلس نے تعلیمی امتحانات میں اول۔ دوئم اور سوئم آنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ سو فی صد حاضر رہنے والے طلباء کی ایک کثیر تعداد کو درثمین بطور انعام دی گئی۔ انعامات کی کل تعداد ۷۲ تھی۔

آخر میں صدر صاحب نے اپنے خطاب میں شعبہ امور طلباء کی کارکردگی کی تعریف کی اور کہا کہ مہتمم صاحب مقامی کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی کام کرنے والی ٹیم ملی ہے انہوں نے کلاس کی انتظامیہ کے بارے میں کہا کہ انہوں نے بہت محنت کی اور اپنے قیمتی وقت میں سے محض خدا کی خاطر وقت نکالا۔ امسال کوچنگ کلاسز میں پہلی دفعہ چھٹی۔ ساتویں اور آٹھویں کیلئے کلاس لگائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی کلاسز بچوں کی تربیت میں بھی ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بچوں کو فارغ رہنے اور آوارہ گردی جیسی بری عادات سے بچانا ایسے کاموں کے ذریعہ بھی ممکن ہے۔ ایک اور خوش آئند بات یہ کہ اس سے پہلے صرف نصابی مضامین کی تدریس ہوتی تھی مگر امسال خاص طور پر دینی نصاب بھی بچوں کو پڑھایا گیا۔ بعد میں صدر صاحب نے تمام اساتذہ کا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ قوم کے محسن ہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۳½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

ملکی خبریں

○ مسلح افواج اور تمام پاکستانی قوم نے پاکستان کا یوم دفاع پورے تزک و احتشام سے منایا۔ شہداء کے مزاروں اور یادگاروں پر حاضری اور پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں۔ لاہور فورٹس سٹیڈیم میں ہتھیاروں کی نمائش اور جنگی مظاہرہ ہوا۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اسلامی ممالک کے درمیان باہمی تنازعات کے حل کے لئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے زیر اہتمام اسلامی فوج کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان اگر ان پر غداری کا مقدمہ چلانا چاہتے ہیں تو ضرور چلائیں حکمران خود بے نقاب ہو جائیں گے۔

○ حکومت نے کوآپریٹو فنانس اداروں کے کھاتہ داروں کو ان کا سرمایہ واپس کرانے کے لئے ان اداروں کو بینکنگ کونسل سے قرضے دلوانے کا جو فیصلہ کیا ہے اس میں بھی خیال کیا جاتا ہے کہ چھوٹے اور غریب کھاتہ دار محروم رہ جائیں گے اور ان کا فائدہ بھی بااثر افراد ہی اٹھائیں گے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم منصورہ اور عزیز آباد کے درمیان مشکل صورت حال سے دوچار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فنانس کمپنیوں کے ذریعے پنجاب کے ہر پانچویں گھر کو لوٹ لیا گیا ہے تمام مسائل کا حل قومی حکومت کا قیام ہے۔

○ حکومت پاکستان نے جرائم کے خاتمہ کے لئے "ہنگامی پروگرام" مرتب کر لیا ہے جس کے تحت راشی بدعنوان افسروں کو فوری طور پر برطرف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایسے راشی افسروں کی جائیدادیں نیلام کر دی جائیں گی۔ شاہراہوں کو ڈاکوؤں سے محفوظ کرنے کے لئے پولیس کو جدید اسلحہ سے لیس کیا جائے گا۔ اہم شاہراہوں پر ہر دسویں میل پر پولیس چوکی قائم کی جائے گی۔

بقیہ: صا سے آگے

۱۲۔ مکرم ایم محمد یوسف خان صاحب آف TRAVANCORE انڈیا۔

۱۳۔ مکرم ظفر احمد صاحب فاروقی آف کوئٹہ (والد مکرم شجر فاروقی صاحب لندن)

غیر ملکی خبریں

○ سوویت یونین نے سرکاری طور پر تینوں بالٹک ریاستوں لٹویا، اسٹونیا، اور لتھوانیا کی آزادی کو تسلیم کر لیا ہے۔

○ عوامی نائبین کی سوویت کانگریس نے سوویت یونین کا پرانا نظام ختم کرنے اور مغربی طرز کے جمہوری نظام کے قیام کے لئے ایک عبوری حکومت کی تشکیل کی منظوری دے دی ہے۔

○ سوویت یونین میں حالیہ انقلابی سیاسی تبدیلیوں کے بعد کئی جمہوریاؤں میں باغیوں کی حمایت کرنے والوں کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ آذربائیجان اور جارجیا میں بھی ان کے صدور کے خلاف مظاہرے کئے گئے۔

○ پختون خواہ ملی پارٹی کے سربراہ عبد الطیف آفریدی نے اپنے دورہ افغانستان کے بعد کہا ہے کہ مجاہدین نجیب حکومت کو خوست کے سوا کہیں شکست نہیں دے سکے۔ نجیب کمیونزم چھوڑ چکے ہیں اور اب افغانستان اسلامی جمہوری اور فلاحی مملکت ہے۔ اور نجیب حکومت کو عوام اور پارٹی کی حمایت حاصل ہے۔

○ یوگوسلاویہ اور کروشیا کے حفاظتی دستوں میں فائر بندی کا سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔

قدیمی ۔ اوّلین ۔ مشہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں
۔ کراچی: فون: ۲۱۳۲۵۱
۔ لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
۔ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
۔ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
۔ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
۔ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸